۲۶ محرم الحرام ۱۴۴۲ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت (قسط: 13)

گُلاب کی پتّیوں پر پاؤں رکھنا کیسا؟

حجرِ اسود کس نے نصب کیا تھا؟ 03

اپنے لیے قبر تیار رکھنا کیسا؟ 07

کسی پر نفسیاتی اثر ڈالنا کیسا؟ 23

کیا آخری وقت کی توبہ مقبول ہے؟ 29

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی

پیشکش:

مجلسِ اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

گُلاب کی پتّیوں پر پاؤں رکھنا کیسا؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۳۱ صَفحات) مکمل پڑھ لیجیے
اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فَرمانِ مُصطفےٰ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہے: جس نے دِن اور رات میں میری طرف شوق و محبت کی وجہ سے تین تین مَرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اس کے اُس دِن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔[2]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب!   صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

قرآنِ پاک کا یاد ہو جانا مُعْجِزہ ہے

سُوال: قرآنِ پاک آسانی کے ساتھ یاد ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ نابینا لوگ بھی اسے یاد کر لیتے ہیں، اِس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: مَاشَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ قرآنِ کریم کا مُعْجِزہ ہے کہ مسلمانوں کا بچہ بچہ اسے یاد کر

مدینہ

1 ...... یہ رِسالہ ۲۶ مُحَرَّمُ الْحَرام ۱۴۴۰ھ بمطابق 6 اکتوبر 2018 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة کے شعبے ”فیضانِ مَدَنی مذاکرہ“ نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... معجم کبیر، قیس بن عائذ ابو کاھل، ۱۸ / ۳۶۲، حدیث: ۹۲۸ دار احیاء التراث العربی بیروت

لیتا ہے۔ دُنیا میں کوئی ایسی کتاب نہیں جس کو حَرف بحَرف حِفظ کیا جائے۔ بِالْفَرض اگر کسی نے کوئی کتاب حِفظ کر بھی لی جب بھی اس کی کوئی حیثیت نہیں اس لیے کہ قرآنِ کریم تو لاکھوں کروڑوں مسلمانوں کے سینوں میں محفوظ ہوتا ہے اور یہ سِلسِلہ آج سے نہیں بلکہ صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے دور سے چلا آرہا ہے۔ صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں بھی ایک تعداد حافظِ قرآن تھی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے مَدارسُ الْمدینہ میں ہزارہا طُلَبائے کِرام حِفظ کر رہے ہیں اور ہزارہا حِفظ کی سعادت پا کر سَند لے چکے ہیں۔(1) دیکھا یہ گیا ہے کہ نابینا اَفراد میں زیادہ حافظِ قرآن پائے جاتے ہیں۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ان کے حافظے بہت مَضبوط ہوتے ہیں۔ عام طور پر بَدنگاہی حافظہ کی کمزوری کا سبب بنتی ہے جبکہ یہ بَدنگاہی کر ہی نہیں پاتے۔ اگر کوئی نابینا حافِظِ قرآن نہ بھی ہو تب بھی عموماً لوگ اسے حافِظ جی بولتے ہیں، تو نابینا اَفراد کا بھی حافِظ بن جانا یقیناً قرآنِ کریم کا اِعجاز ہے۔ بہر حال اس سے ان لوگوں کو ضَرور سبق حاصِل کرنا چاہیے جو آنکھوں والے ہیں لیکن دیکھ کر بھی

---

(1) دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے پاکستان میں مَدارسُ المدینہ لِلبَنِین کی تعداد 1892 ہے، جن میں پڑھنے والے طلبائے کِرام کی تعداد 91139 ہے اور 2017 تک کی کارکردگی کے مُطابق مَدارسُ المدینہ لِلبَنِین سے حِفظ کی سعادت پا کر سند حاصِل کرنے والے حُفّاظِ کِرام کی تعداد 74329 ہے۔ جبکہ مَدارسُ المدینہ للبنات کی تعداد 764 ہے جن میں پڑھنے والی طالِبات کی تعداد 39586 ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدنی مذاکرہ)

قرآنِ پاک نہیں پڑھ سکتے۔ یقیناً یہ بڑی بَدنصیبی کی بات ہے۔ جس سے ہو سکے اسے کچھ نہ کچھ سورتیں زبانی یاد کرنی چاہئیں، ورنہ کم از کم دیکھ کر قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے رہنا چاہیے۔ اللہ کریم ہم سب کو قرآنِ کریم سے محبت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حَجرِ اَسْوَد کِس نے نَصْب کیا تھا؟

سُوال: حَجرِ اَسْوَد خانۂ کعبہ میں کس نے نَصْب کیا تھا؟

جواب: سب سے پہلے حضرتِ سَیِّدُنا اِبراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کعبہ شریف کی تعمیر کرنے کے بعد حَجرِ اَسْوَد کو اس میں نَصْب فرمایا تھا۔ اب اس کا نام حَجرِ اَسْوَد (یعنی سیاہ پتھر، Black Stone) ہے جبکہ اس وقت یہ حَجرِ اَبْیَض یعنی سفید پتھر تھا۔ پھر اِنسانوں کے گناہوں کی وجہ سے اس کا رنگ کالا پڑ گیا۔ (1)

نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عمرِ مبارک جب 35 سال ہوئی تو بارش اور سیلاب کے سبب کعبہ شریف کی عمارت شہید ہو گئی۔ قریش نے مِل جُل کر نئی تعمیر شروع کی۔ جب حَجرِ اَسْوَد نَصْب کرنے کا معاملہ آیا تو قبائل میں سخت جھگڑا ہو گیا، ہر قبیلہ چاہتا تھا کہ ہم حَجرِ اَسْوَد اس کی جگہ نَصْب یعنی فِکس کریں چنانچہ نبیِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رائے سے حَجرِ اَسْوَد کو چادر میں رکھا گیا اور یہ طے پایا کہ تمام قبیلوں میں سے ایک ایک شخص آئے اور سب چادر تھام کر مُقَدَّس

مدینہ

1 ...... ترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء فی فضل الحجر الاسود و الرکن، ۲/ ۲۴۸، حدیث: ۸۷۸ دار الفکر بیروت

www.dawateislami.com

پتھر (Sacred Stone) کو اُٹھائیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور جب حَجرِ اَسْوَد اپنے مقام تک پہنچ گیا تو حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے بَرکت والے ہاتھوں سے اس مُقَدَّس پتھر کو اُٹھا کر اس کی جگہ پر رکھ دیا۔[1]

اچھی اور بُری دُنیا کی پہچان کا طریقہ

سُوال: دُنیا کے مُعاملات کی خَرابی تو ہم سب جانتے ہیں، اب اس دُنیا میں رہتے ہوئے اس سے کیسے بچیں؟ (مَدَنی صحرا، مانسہرہ، خیبر پختونخواہ سے سُوال)

جواب: بے شک دُنیا اچھی نہیں بلکہ خَراب ہے۔ اب خَراب دُنیا سے مُراد کون سی دُنیا ہے تو اس کی پہچان کا ایک آسان فارمولا (یعنی قاعدہ کلیہ) یہ ہے کہ جس دُنیوی معاملے سے آخرت کو نقصان پہنچے تو وہ خراب ہے اور دُنیا کا جو معاملہ آخرت کو فائدہ پہنچائے تو وہ اچھا ہے، مثلاً ماں باپ بھی دُنیا میں ہیں لیکن ماں باپ کی اِطاعت و فرمانبرداری کر کے ہم جنَّت حاصِل کر سکتے ہیں تو دُنیا کا یہ معاملہ اچھا ہے۔ یہ وہ دُنیا نہیں جس کی مَذَمَّت بیان کی گئی ہے۔ اِسی طرح بال بچوں کی پَرورش کرنا، رِزقِ حَلال اس لیے حاصِل کرنا کہ خود کو سُوال سے بچائے، اپنے ماں باپ اور بال بچوں کا پیٹ بھرے، ان کی خِدمت کرے، راہِ خُدا میں خَرچ کرے تو ان اچھی نیتوں سے کمائی کرنا خراب دُنیا والا حصّہ نہیں۔ بہر حال یہ مَدَنی پھول ذہن میں رکھیے کہ دُنیا کا جو معاملہ آخرت کو نقصان پہنچائے تو وہ

مدینہ

1 ...... سیرۃ ابنِ ھشام، حدیث بنیان الکعبۃ... الخ، ص۷۷-۷۹ ملتقطاً دار الکتب العلمیۃ بیروت

خراب دُنیا ہے اور جو مُعاملہ آخرت کو فائدہ پہنچائے تو وہ اچھی دُنیا ہے۔

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا تعارف اور آمد

سُوال: نُزولِ عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بارے میں کچھ بتا دیجیے۔

جواب: حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ پاک کے مشہور نبی اور رَسول ہیں۔ یہ دُنیا میں ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پہلے تشریف لائے۔ ان کے بعد پھر پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری ہوئی۔ حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو زندہ آسمانوں پر اُٹھالیا گیا، انہیں ابھی وفات پیش نہیں آئی۔ قُربِ قیامت میں چوتھے آسمان سے زمین پر تشریف لائیں گے۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جس وقت زمین پر اُتریں گے تو نماز کی جماعت ہو رہی ہو گی۔ مسلمانوں کے امام یعنی امام مَہدی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نماز پڑھا رہے ہوں گے۔ بعد میں نمازیں حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پڑھایا کریں گے۔[1]

حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام صَلِیب توڑیں گے اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شریعت پر عمل کریں گے۔ یعنی اِنجیلِ مُقَدَّس کی تعلیم اس وقت عام نہیں کریں گے بلکہ قرآنِ کریم کی تعلیمات عام فرمائیں گے۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بَرَکت سے لوگوں کے دِلوں

مدینہ

1 ...... مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۳۴۰ ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیا لاہور

www.dawateislami.com

سے حَسد، بُغض اور کینہ وغیرہ یہ سب چیزیں نکل جائیں گی کیونکہ کسی کے دِل میں دُنیا کی محبت نہ رہے گی۔ ہر ایک کو دِین و اِیمان کی لگن لگ جائے گی۔ چونکہ محبتِ دُنیا ہی ان سب کی جڑ ہے، جب جڑ ہی کٹ جائے گی تو شاخیں کیسے رہیں گی۔ نیز مختلف دِین (مذہب) نہ رہیں گے، سب کا دِین ایک اِسلام ہو گا۔ غرض کہ نہ دُنیوی جھگڑے رہیں گے، نہ دِینی اِختلافات، نہ کسی کو حرصِ مال ہو گی، نہ عِزَّت و جاہ کی خواہش غرض کہ آپ کی بَرَکت سے دِلوں کی دُنیا بدل جائے گی۔ لوگوں کو مال کی نہ ضَرورت رہے گی نہ ہوس، کِفایت اور قناعت دونوں چیزیں مُیَسَّر ہوں گی اس لیے مال لینا منظور نہیں کریں گے کہ انہیں رَغبت نہ ہو گی۔ (1)

حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نکاح کریں گے، اولاد بھی ہو گی اور پھر 45 سال دُنیا میں رہ کر وفات پائیں گے۔ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جہاں آرام فرما ہیں اُسی کے ساتھ حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مزار شریف بنے گا۔ آج بھی سبز سبز گنبد کے اندر ایک قبر کی جگہ موجود ہے جہاں حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام دَفن کیے جائیں گے۔ (2)

مدینہ

1. مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۳۳۹
2. مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۳۴۱ ماخوذاً

اپنے لیے قبر تیار رکھنا کیسا؟

سُوال: اگر کوئی زندگی میں ہی اپنی قبر تیار کر لے تو ایسا کرنا کیسا؟

جواب: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے اپنے لیے پہلے سے قبر تیار رکھنے کو بے جا فرمایا ہے[1] اس لیے کہ عام آدمی کو یہ پتا نہیں ہوتا کہ کہاں اس کی وفات ہو گی۔ حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا معاملہ الگ ہے، اس لیے کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قبرِ اَنور کی جگہ کا تَعَیُّن خود فرمانِ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہوا ہے۔[2] لہٰذا اس پر عام آدمی کو قیاس نہیں کیا جا سکتا۔

وُضو میں مِسواک کب مُسْتَحَب ہے؟

سُوال: وُضو کرنے کے بعد نماز نہ پڑھنی ہو تو کیا پھر بھی وُضو میں مِسواک کرنا مُسْتَحَب ہے؟

جواب: مِسواک وُضو کی سُنَّتِ قَبْلِیہ ہے، یعنی جب بھی وُضو کرنا ہو تو اس سے پہلے مِسواک کی جائے گی۔[3] چاہے اس وُضو سے نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں۔

گیارھویں کا ختم دِلانا کیسا؟

سُوال: گیارھویں شریف کا ختم دِلانا جائز ہے یا نہیں؟ (اوکاڑہ پنجاب سے سُوال)

مدینہ

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۲۶۵ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور

2 ...... مشکاۃ المصابیح، کتاب الرقاق، باب نزول عیسیٰ علیہ السلام، ۲/ ۳۰۶، حدیث: ۵۵۰۸ دار الکتب العلمیۃ بیروت

3 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱/ ۸۳۷، جز: ب ماخوذاً

جواب: گیارھویں شریف کا ختم بالکل جائز ہے۔ یہ اِیصالِ ثواب کی ہی ایک صورت ہے۔ حضورِ غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق کو اِیصالِ ثواب کریں تو اسے گیارھویں شریف، خواجہ غریب نواز رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو اِیصالِ ثواب کریں تو اسے چھٹی شریف اور میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کو اِیصالِ ثواب کریں تو اسے پچیسویں شریف کہہ دیتے ہیں۔ ابھی سو سالہ عُرسِ اعلیٰ حضرت کی بھی آمد آمد ہے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی بھی دھوم دھام سے صَدْ سالہ عُرسِ اعلیٰ حضرت مَنائے گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی تیاریاں ابھی سے جاری ہیں۔ بارھویں شریف بھی کَرم فرما ہو گی تو وہ بھی دھوم دھام سے مَنائیں گے۔ گیارھویں شریف، بارھویں شریف یہ سب اِیصالِ ثواب ہی کی صورتیں ہیں انہیں مَنانے میں کوئی حَرَج نہیں بلکہ ثواب ہی ثواب ہے۔

بے نمازی کے لیے وَعیدات

سُوال: بے نمازیوں کے لیے کیا کیا وعیدیں ہیں اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: بے نمازی کی سب سے بڑی بَدنَصِیبی یہ ہے کہ وہ اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نافرمان ہے۔ اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں جگہ جگہ نماز کا حکم فرمایا ہے لیکن یہ اس حکم کو عملی جامہ نہیں پہنا رہا۔ اسی طرح پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی بے شمار مَواقع پر نماز کا حکم دیا ہے لیکن یہ اس حکم کو

www.dawateislami.com

عملی طور پر نہیں اپنا رہا، تو یہ اس کی بَدْ بَخْتی اور بَدْ نَصِیبی ہے۔ جو جان بوجھ کر ایک نماز ترک کرے گا تو اس کے لیے جہنم کا مَخْصُوص دروازہ ہے جس سے وہ جہنم میں داخِل کیا جائے گا۔(1) اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت فرماتے ہیں: جو نماز قضا کرتا ہے تو وہ ہزاروں سال جہنم کے عذاب کا حقدار ہے۔(2) بہر حال مسلمان کو ہر حال میں نماز قائم رکھنی چاہیے، بے نمازی اِنسان کِس کام کا؟ بچوں بلکہ گھر کے تمام اَفراد کو نماز کی تَلْقِین کرتے رہنا چاہیے۔ اگر وہ نہیں بھی پڑھتے جب بھی ہمیں بولنے (یعنی نیکی کی دَعوت دینے) کا ثواب تو ملے گا، نیز بار بار بولنے اور سمجھانے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نماز کی توفیق بھی مل ہی جائے گی۔

ہم پہلے بلیک بورڈ اور نُمایاں جگہوں پر لکھا ہوا دیکھتے تھے کہ ”نماز قائم کرو“ یہ دیکھ دیکھ کر نماز پڑھنے کا ذہن بنتا کہ نماز بہت اَہم ہے، اسے تَرک نہیں کرنا چاہیے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ نماز بہت اَہم ہے۔ لہٰذا اب بھی اگر ہم بات بات پر نماز کا تذکرہ کرتے رہیں تو سُننے والوں کو تَرغیب ملتی رہے گی، یوں وہ نمازی بنیں گے اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مَساجد بھی آباد ہوں گی۔

گُلاب کی پتّیوں پر پاؤں رکھنا کیسا؟

سُوال: عموماً لوگ گُلاب کی پتّیوں پر نہیں چلتے ان کا یہ خیال ہوتا ہے کہ ان پر پاؤں

مدینہ

1 ...... حلیة الاولیاء، مسعر بن کدام، ۷/۲۹۹، حدیث: ۱۰۵۹۰ دار الکتب العلمیة بیروت

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۹/۱۵۸

www.dawateislami.com

نہیں رکھنا چاہیے، آپ اِس بارے میں کیا اِرشاد فرماتے ہیں؟

جواب: دَرْاصل بعض ایسی رِوایات ہیں جن میں یہ ذِکر ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پسینۂ مُبارَکہ کا قطرہ زمین پر تشریف لایا تو اس سے گُلاب کا پھول پیدا ہوا ہے۔ اکثر مُحدِّثِین کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے اِن رِوایات کو تسلیم نہیں کیا بلکہ انہیں مَوْضُوع (یعنی مَن گھڑت) قرار دیا ہے۔ چونکہ اِن رِوایات میں پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک پسینے سے گُلاب کے پھول کے پیدا ہونے کا ذِکر ہے، اِس تَصَوُّر کی وجہ سے لوگ ان پر پاؤں رکھنا پسند نہیں کرتے۔

بہرحال اگر کسی کے پاؤں میں گُلاب کے پھول کی پتّیاں آگئیں اور اس نے ان پر پاؤں رکھ دیا تو اس میں کوئی حَرَج نہیں ہے۔ اگر کوئی ان پر پاؤں نہیں رکھتا تب بھی اس میں حَرَج نہیں ہے۔ پھول کی پتّیاں نچھاور کرنے کا عُرف ہے۔ عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام پر بھی یہ پتّیاں نچھاور کی جاتی ہیں، ظاہر ہے جب پتّیاں نچھاور کریں گے تو وہ زمین پر ہی آئیں گی، جب زمین پر آئیں گی تو لوگوں کے پاؤں بھی ان پر پڑیں گے لہٰذا ان پر پاؤں رکھنے میں کوئی حَرَج نہیں۔

”مِٹتے مِٹتے نام ہو ہی جائے گا“ کا مَطلب

سُوال: اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کا ایک شِعْر ہے ”بے نِشانوں کا نِشاں مِٹتا نہیں، مِٹتے مِٹتے نام ہو ہی جائے گا“ اِس شِعْر میں اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کیا مَدَنی

پھول عطا فرمارہے ہیں بیان فرمادیجیے۔

جواب: اس شِعْر میں عین ممکن ہے کہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مُجَدِّدِ دِین و مِلَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کا مَطْمَحِ نظر (یعنی اصلی مقصد) یہ ہو کہ اپنے عمل کو چُھپایا جائے۔ اَحادیثِ مُبارَکہ میں یہ مَضامین موجود ہیں کہ جو مُخْلِص ہوتا ہے وہ اپنے عمل کو چاہے کتنے ہی پَردوں میں چُھپائے اللہ تعالٰی اس کے عمل کو ظاہر کر ہی دیتا ہے۔(1) جو اپنے آپ کو بے نشان رکھتا ہے، اپنا نام نہیں چاہتا، شُہرت کا طالِب نہیں ہوتا، حُبِّ جاہ سے بچتا ہے اور وہ اپنے اس عمل میں مُخْلِص بھی ہوتا ہے تو اللہ پاک اسے مشہور کر دیتا ہے اور لوگوں کے دِلوں میں اس کی عزّت ڈال دیتا ہے۔ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کے ایک کلام کا مَقْطَع بھی ہے:

مــــدینہ

1 ...... حدیثِ پاک میں ہے: اگر تم میں سے کوئی شخص ایسی سخت چٹان میں کوئی عمل کرے جس کا نہ تو کوئی دَروازہ ہو اور نہ ہی روشندان، تب بھی اس کا عمل ظاہر ہو جائے گا اور جو ہونا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ (مسندِ امام احمد، مسند ابی سعید خدری، ۴/ ۵۷، حدیث: ۱۱۲۳۰ دار الفکر بیروت) اِس حدیثِ پاک کے تحت حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: اِس فرمانِ عالی کا مقصد یہ ہے کہ تم رِیا کر کے اپنے ثواب کیوں بَرباد کرتے ہو؟ تم اِخلاص سے نیکیاں کرو خُفیہ کرو اللہ تعالٰی تمہاری نیکیاں خود بخود لوگوں کو بتادے گا، لوگوں کے دِل تمہیں نیک ماننے لگیں گے، یہ نہایت ہی مُجرَّب ہے۔ بعض لوگ خُفیہ تہجد پڑھتے ہیں لوگ خواہ مخواہ انہیں تہجد خواں کہنے لگتے ہیں، تہجد بلکہ ہر نیکی کا نُور چہرے پر نُمودار ہو جاتا ہے جس کا دِن رات مُشاہَدہ ہو رہا ہے۔ لوگ حضور غوثِ پاک، خواجہ اجمیری (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا) کو وَلی کہتے ہیں کیونکہ ربّ تعالٰی کہلوا رہا ہے یہ ہے اِس فرمانِ عالی کا ظہور۔ (مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۱۴۵)

رضا جو دِل کو بنانا تھا جلوہ گاہِ حبیب

تو پیارے قیدِ خودی سے رَہیدہ ہونا تھا (حدائقِ بخشش)

یعنی اپنے آپ کو کچھ سمجھنے سے خود کو آزاد کرنا ہو گا کہ میں کچھ بھی نہیں ہوں، جو اپنے آپ کو کچھ نہ سمجھے تو وہ بہت کچھ بن جاتا ہے اور جو اپنے آپ کو کچھ سمجھتا ہے وہ کچھ بھی نہیں رہتا۔

بعض لوگوں میں اَنانیت بہت ہوتی ہے، بات بات پر کہتے ہیں میں نے یہ کیا، میں نے وہ کیا، انہیں سمجھ لینا چاہیے کہ بکری "میں میں" کرتی ہے اور بِلآخر چُھری کے نیچے آجاتی ہے۔ اس لیے "میں میں" نہیں کرنی چاہیے۔ تعریف وہ اچھی ہوتی ہے کہ لوگ کسی کی تعریف کریں۔ اپنے مُنہ میاں مٹھو بننا اور اپنی تعریف کے پُل باندھنا لوگوں کو بدظن کرتا ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ اسے جب دیکھو اپنی واہ واہی کرتا رہتا ہے۔

مِٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مَرتبہ چاہے

کہ دانہ خاک میں مِل کر گُلِ گلزار ہوتا ہے

کیا کمزور دُبلے پتلے بچے بھی بھوک سے کم کھانا کھائیں؟

سُوال: بھوک سے کم کھانا سُنّتِ مُبارَکہ ہے لیکن جو کمزور دُبلے پتلے بچے ہوتے ہیں انہیں والدین کہتے ہیں کہ تم زیادہ کھانا کھایا کرو تو کیا وہ پیٹ بھر کر کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارَک سُنَّت تو یہ ہے کہ دِن میں ایک

بار کھانا تناول فرماتے۔اب تو فوڈ کلچر کا دور ہے، ہر وقت لوگ جانوروں کی طرح کھاتے رہتے ہیں، گویا اِنسانوں اور جانوروں کے کھانے کا مقابلہ ہے کہ دونوں میں کون زیادہ کھاتا ہے۔ بَہر حال اگر کوئی پیٹ بھر کر کھاتا ہے تو وہ گناہگار نہیں ہے۔ہاں اتنا کھالیا کہ ظَنِّ غالِب ہے کہ اب مَزید کھاؤں گا تو پیٹ خَراب ہو جائے گا اور بیمار ہو جاؤں گا تو یہ جو مزید کھا رہا ہے یہ حرام ہے۔[1] اگر کسی کمزور شخص کے لیے سَحَری میں کم کھانے کی وجہ سے دِن میں روزہ رکھنا مُشکل ہو جاتا ہے، اس لیے وہ پیٹ بھر کر کھاتا ہے تاکہ روزہ پورا کر سکے تو اس کا یہ پیٹ بھر کر کھانا بھی کارِ ثواب ہے۔اِسی طرح محنت مَزْدُوری کے کئی ایسے کام ہوتے ہیں کہ اگر بندہ کم کھائے گا تو وہ کام کر نہیں پائے گا تو بھلے پیٹ بھر کر کھالے مگر اتنا نہ کھائے کہ بیمار پڑ جائے۔ حدیثِ پاک میں ہے: بھوک کے تین حصّے کر لیے جائیں ایک حِصّہ غِذا، ایک حِصّہ پانی اور ایک حِصّہ سانس کے لیے۔[2] اگر کوئی اِس پر کاربند ہو جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نہ تو وہ کمزور ہو گا اور نہ ہی بیمار پڑے گا۔ کم کھانے کی عادت بنانے کے لیے تھوڑا تھوڑا کھانا کم کیا جائے، اگر کوئی ایک دَم کھانا کم کر دے گا تو اسے کمزوری مَحْسُوس ہو گی۔

مدینہ

1 ...... بہارِ شریعت، ۳/ ۳۷۴، حصّہ ۱۶ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

2 ...... شُعَبُ الایمان، باب فی المطاعم والمشارب...الخ، الفصل الثانی فی ذم کثرۃ الاکل، ۵/ ۲۸، حدیث: ۵۶۵۰ دار الکتب العلمیۃ بیروت

رہی بات کمزور دُبلے پتلے بچوں کی کہ انہیں والدین کہتے ہیں کہ تم زیادہ کھانا کھایا کرو تو انہیں ماں باپ کی اِطاعت کرتے ہوئے کھالینا چاہیے۔ ویسے بھی میٹھا میٹھا ہَپ ہَپ ہوتا ہے۔ جو بچے ماں باپ کی اور کوئی بات نہیں مانتے تو کم از کم یہ بات ماننے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں کہ اَمّی کہتی ہے بیٹا کھالو لہٰذا اور کھالیتا ہوں حالانکہ نَفْس پہلے سے ہی زیادہ کھانے کے لیے چیخ رہا ہوتا ہے۔ بہر حال والدین کے کہنے پر بھی نُقصان کی حَد تک نہ کھایا جائے۔

ظہر اور عصر کی نماز میں قِراءَت آہستہ کیوں ہوتی ہے؟

سُوال: ظہر اور عصر کی نماز میں قِراءَت آہِستہ کیوں ہوتی ہے؟

جواب: ظہر اور عصر کی نماز میں قِراءَت سُن کر کُفّار چِلّاتے تھے اس لیے ان نمازوں میں قِراءَت آہِستہ رکھی گئی ہے۔ جبکہ مغرب میں کُفّار کھانے میں مَصْرُوف ہوتے تھے، عشا میں سو جاتے تھے اور فجر میں بھی سوئے رہتے تھے اس لیے ان نمازوں میں قِراءَت بلند آواز میں رکھی گئی ہے۔(1)

حج و عمرے میں نیا اِحْرام ہونا ضَروری نہیں

سُوال: کیا عُمرہ کرنے کے لیے نیا لباس پہننا ضَروری ہے؟ نیز جتنی بار طواف کریں گے اتنی ہی بار نیا لباس پہننا ہوگا؟

جواب: مَرد عُمرہ کریں گے تو اس کے لیے اِحْرام باندھیں گے۔ اِحْرام کو لباس کہہ تو

مدینہ

(1) فتاویٰ رضویہ، ۶/ ۳۴۹

سکتے ہیں لیکن اس کو اِحْرام ہی کہا جاتا ہے۔ لباس عام طور پر ہمارے یہاں سِلا ہوا ہوتا ہے۔ بہر حال حج و عُمرے کے لیے نیا اِحْرام ہونا شَرط نہیں ہے، دُھلا ہوا اِحْرام بھی صحیح ہے، البتہ اسے پاک صاف ہونا چاہیے۔

چند مَخْصُوص اَسمائے اِلٰہیہ

سُوال: وہ کتنے اور کون کون سے اَسمائے اِلٰہیہ ہیں جنہیں لفظ عَبد لگائے بغیر بندوں کے لیے اِسْتِعمال کرنا جائز نہیں؟

جواب: وہ چند اَسمائے مُبارَکہ ہیں جن کے ساتھ عَبد لگانا ضَروری ہے مثلاً اَللّٰہ، صَمَد، قُدُّوس اور مُقْتَدِر۔ ہو سکتا ہے اس کے عِلاوہ اور بھی اَسمائے مُبارَکہ ہوں جن سے پہلے عَبد لگانا ضَروری ہو۔ (جانشینِ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) رَحْمٰن، قَیُّوم، قَدِیْر اور بَارِی اِن اَسمائے مُبارَکہ سے پہلے بھی عَبد لگانا ضَروری ہے۔

سفید داغ والے کی مسجد کی حاضِری اور اِمامت کا حکم

سُوال: اگر کسی شخص کو ایسا سفید داغ ہو جو لوگوں کو نظر بھی آتا ہو تو کیا وہ مسجد میں نماز پڑھ سکتا ہے؟ نیز کیا ایسا شخص اِمامت کروا سکتا ہے۔ (مُبارَک پور ہند سے سُوال)

جواب: بعض اوقات فقط سفید داغ ہوتے ہیں، ان سے مَواد نہیں نکلتا اور نہ ہی بَدبو آتی ہے تو اس صورت میں ظاہر ہے ایسے شخص کے مسجد آنے میں کوئی حَرَج نہیں ہے، ایسا شخص اِمامت بھی کروا سکتا ہے۔ چونکہ ایسے شخص سے عموماً لوگ

www.dawateislami.com

تھوڑا بہت کتراتے ہیں لہٰذا بہتر یہ ہے کہ ایسے شخص کو اِمام رکھنے کے بجائے کسی اور کو اِمام بنالیا جائے۔

ہاں اگر ان سفید داغوں سے مَواد نکلتا اور بَدبو آتی ہو جس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہو تو پھر ایسے شخص کو مسجد میں آنے کی اِجازت نہیں بلکہ مسجد خالی ہونے کی صورت میں بھی ایسے شخص کا مسجد میں داخِلہ منع ہے کہ اس کی بَدبو سے فرشتوں کو تکلیف ہوگی۔

مَساجد کو آباد کرنے کا طریقہ

سُوال: جن مَساجد میں نمازی نہیں ہوتے ان مَساجد کو کیسے آباد کیا جائے؟ نیز بے نمازی کو نمازی کیسے بنایا جائے؟

جواب: اگر ہر نمازی اپنا کوئی ہَدف بنالے کہ میں روزانہ اتنوں کو نماز کی دَعوت دوں گا، مثلاً روزانہ 12 بے نمازیوں کو میں نماز کی دَعوت دوں گا، وہ نمازی بنیں یا نہ بنیں کیونکہ نمازی بنانا ہمارے اِختیار میں نہیں، ہِدایت دینے والا اللہ پاک ہے۔ روزانہ 12 بے نمازیوں تک نماز کی دَعوت پہنچائے، بھلے 12 اَفراد خاص ہوں بلکہ گھر کے جو اَفراد نماز نہیں پڑھتے انہیں بھی اِن 12 افراد میں شامِل کر لے۔ جب تک یہ نمازی نہیں بَن جاتے انہیں نماز کی دَعوت دیتا رہے۔ یوں اگر ہر آدمی بارہ بارہ اَفراد کو نماز کی دَعوت دینا شروع کر دے تو جہاں بے نمازی اَفراد نمازی بنیں گے وہاں مَساجد بھی آباد ہوں گی۔ اِسی طرح اگر ہر

ایک مسجد جاتے ہوئے نماز کی دَعوت دیتا جائے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے، جماعت تیار ہے، نماز کے لیے مسجد کی طرف چلیے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری مَساجد آباد ہو جائیں گی۔

جنّت میں لے کے جائے گی اے بھائیو نماز
دِیدارِ حق دِکھائے گی اے بھائیو نماز

سادہ اِحْرام بہتر ہے یا ڈیزائن والا؟

سُوال: ہمارے پاس بعض اوقات لوگ آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں ڈیزائن والا اِحْرام چاہیے جس پر کچھ پُھول وغیرہ بنے ہوں تو یہ اِرشاد فرمایئے کہ ڈیزائن والا اِحْرام بہتر ہے یا سادہ؟

جواب: اِحْرام سادہ ہونا چاہیے۔ اس میں زینت اور ٹیپ ٹاپ نہیں ہونا چاہیے۔

مسجد کی مِحْراب بنانا کیسا؟

سُوال: مسجد کی مِحْراب بنانا کیسا ہے؟

جواب: طاق نُما مسجد کی مِحْراب پہلے نہیں تھی بعد میں بنی ہے اور یہ بِدْعَتِ حَسَنَہ (یعنی اچھی بِدْعَت) ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن عبدُ الْعَزِیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے سب سے پہلے مسجدِ نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں مِحْراب بنانے کی اِبتدا کی۔[1] مِحْراب دَراصل مسجد کے بالکل بیچ کا حصّہ ہوتا ہے، امام کا وہاں کھڑا ہونا

مدینہ

[1] ...... وفاء الوفا، الفصل الثالث، محراب المسجد النبوی، ۱/ ۳۷۰ دار احیاء التراث العربی بیروت

سُنَّت ہے، چاہے وہ طاق نُما بنا ہو یا نہ بنا ہو۔ اب مَساجد کی پہچان مِحْراب سے ہی ہوتی ہے لہٰذا مِحْراب بنانی چاہیے۔

قضا نمازوں اور روزوں کا فِدیہ ادا کرنے کا طریقہ

سُوال: فوت شُدہ کی قضا نمازوں اور روزوں کا فِدیہ ادا کرنے کا طریقہ بیان فرما دیجیے۔

جواب: فوت شُدہ نے جتنی نمازیں قضا کی ہیں ان کا حِساب لگایا جائے، اب اگر عمر بھر نمازیں نہیں پڑھیں تو جب سے بالِغ ہوا اس وقت سے حِساب لگایا جائے۔ یہ بھی معلوم نہ ہو کہ کب بالِغ ہوا تھا تو مَرد کا 12 سال اور عورت کا نو سال کی عمر سے حِساب لگایا جائے۔ یہ حساب ہِجْری سِنّ کے اِعتبار سے لگانا ہوگا نہ کہ عِیْسوی سِنّ سے کیونکہ دونوں میں فرق ہے۔ اِسلامی مُعاملات سارے کے سارے ہِجْری سِنّ کے حِساب سے ہوتے ہیں۔ بَدْ قِسمتی سے مسلمانوں کا سِنِّ ہِجْری کی طرف دھیان ہی نہیں۔ ہِجْری سِنّ کو فاروقی سال بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ہِجْری سِنّ کو باقاعدہ جاری فرمایا تھا۔(1) اگر اسے اسلامی سال بولیں تو بھی دُرُست ہے۔

بہر حال فوت شُدہ کی عمر سے اِس طرح قضا نمازوں اور روزوں کا حِساب لگایا جائے۔ حِساب لگانے کے بعد مثلاً ایک ہزار (1000) دِن کی قضا نمازیں بنتی ہیں، اب روز کی یوں تو پانچ نمازیں ہیں مگر وتر کا بھی فِدیہ دینا ہوگا تو یوں ایک

مدینہ

1 ...... تہذیب الاسماء واللغات، فصل بدء التاریخ الھجری، ۱/۴۷ دار الفکر بیروت

www.dawateislami.com

دِن کے چھ فِدیے بنیں گے۔اِسی طرح مثلاً ایک ہزار (1000) دِن کے روزے بھی قضا بنتے ہوں تو ہر روزے کا بھی ایک فِدیہ دینا ہو گا۔ تو یوں ہزار (1000) دِن کی قضا نمازوں اور روزوں کے سات ہزار (7000) فِدیے بن جائیں گے۔ اب ایک فِدیہ کی مِقدار ایک صَدَقۂ فِطر ہے جو ہم رمضانُ المبارک میں دیتے ہیں مثلاً اِس سال (۱۴۳۹ھ بمطابق 2018ء کو) ایک صَدَقۂ فِطر کی قیمت گیہوں (یعنی گندم) کے حِساب سے 100 روپے تھی جبکہ کھجور اور کِشمِش کے حِساب سے زیادہ بنتی ہے۔ اب اگر گیہوں (یعنی گندم) کی رَقم کے حِساب سے مسکین کو سات ہزار (7000) فِدیوں کی قیمت دیں گے تو یہ (700000) بنے گی۔ اب اگر اتنی رَقم پاس نہیں تو اس میں حیلے کی بھی گنجائش ہے مثلاً اس کے پاس ایک ہزار (1000) فِدیے کی رَقم ہے، وہ رَقم فِدیے کے طور پر کسی شَرعی فقیر کو دے، شَرعی فقیر اس رَقم پر قبضہ کرنے کے بعد تحفے کے طور پر یہ رَقم اسے واپس لوٹا دے اور یہ قبضہ کرنے کے بعد پھر اس شَرعی فقیر کو فِدیے میں یہ رَقم دے تو اِس طرح سات بار کرنے سے سات ہزار (7000) فِدیوں کی ادائیگی ہو جائے گی۔ ساری عمر کے روزوں کا حِساب لگانے میں جس جس رَمضان کے 29 دِن کا ہونا یقینی معلوم ہو تو اسے 29 شمار کیا جائے۔ مزید تفصیلات جاننے کے لیے مکتبۃُ المدینہ کی شائع کردہ کتاب ”نماز کے اَحکام“ میں موجود رِسالے ”قضا نمازوں کا طریقہ“ کا مُطالعہ کیجیے، یہ

رِسالہ مکتبۃُ المدینہ سے الگ سے بھی مِل سکتا ہے۔

پاگل کتا کاٹے تو کیا اِحتیاطی تَدابیر اِختیار کی جائیں؟

سُوال: اگر کسی کو پاگل کتا کاٹ لے اور شدید زخمی کر دے تو علاج معالجے کے ساتھ کیا اِحتیاطی تَدابیر اِختیار کی جائیں؟ سُنا ہے کہ ایسا شخص سورج کی روشنی میں نہ نکلے، اس پر پانی کا پرچھانوا اور لائٹ کی روشنی بھی نہ پڑے، کیا یہ باتیں دُرست ہیں؟

جواب: سوال میں جو قیودات بتائی گئیں ہیں ان کا مجھے عِلم نہیں۔ البتہ بسا اوقات تجربہ کار لوگ ایسی باتیں بتاتے ہیں اور ان کی بتائی ہوئی بعض باتیں دُرُست بھی ہوتی ہیں۔ اب تو ترقی یافتہ دور ہے، ایسے اِنجکشن بھی آتے ہیں کہ جن سے پاگل کتے کے کاٹے کا علاج ہو جاتا ہے۔ پاگل کتے کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ جس شخص کو پاگل کتا کاٹے اگر وہ شخص کسی اور کو کاٹ لے تو اسے بھی وہ مَرض ہو جاتا ہے لہٰذا اِحتیاط کی جائے۔ اَپنے آپ کو پاگل کتے سے اِتنا دُور رَکھا جائے کہ وہ کاٹنے ہی نہ پائے۔ یاد رَکھیے! یہ ضَروری نہیں کہ پاگل کتا کاٹے ہی کاٹے گا بلکہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ پاگل کتا نہیں کاٹتا۔

ہر غیرِ عالِم جاہِل نہیں ہوتا

سُوال: کیا دُنیا میں صِرف دو ہی قِسم کے لوگ ہوتے ہیں عالِم اور جاہِل، اگر کوئی عالِم نہیں تو اب چاہے وہ کتنا ہی مُطالعہ کر لے وہ جاہِل ہی کہلائے گا؟

جواب: ہر غیرِ عالِم جاہِل ہی ہو ایسا نہیں ہے۔ یاد رکھیے! ہر مسلمان کے لیے اپنی

ضَرورت کے شَرعی مَسائِل سیکھنا فرض ہے لہٰذا جو مسلمان اپنی ضَرورت کے فرض عُلُوم جانتا ہو اگرچہ وہ عالِم کی تعریف (Definition) پر پورا نہ اُتر رہا ہو مگر وہ جاہِل بھی نہیں ہے۔ عالِم کی تعریف کچھ اِس طرح ہے کہ اُسے اپنی ضَرورت کے فَرض عُلُوم معلوم ہوں، اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنی ضَرورت کے مَسائِل بغیر کسی کی مدد کے کتابوں سے نکالنے کی صَلاحیت رکھتا ہو اور اُسے اپنے عَقائد بھی معلوم ہوں انہیں بھول نہ گیا ہو۔[1] ہر غیرِ عالِم کو جاہِل نہیں کہنا چاہیے۔

گوشت یا زندہ مُرغ کو وار کر جنگل میں پھینکنا کیسا؟

سُوال: بعض لوگ گوشت یا زندہ مُرغ اپنے اوپر سے وار کر جنگل میں پھینک دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ پیچھے مُڑ کر نہیں دیکھنا کیا یہ دُرُست ہے؟

جواب: صَدَقے کی کئی اَقسام ہیں فرض صَدَقہ جیسا کہ زکوۃ، واجِب صَدَقہ جیسا کہ فِطرہ اور دِیگر صَدَقاتِ واجِبہ۔ نفلی صَدَقہ جیسے کسی غریب قوم میں ثواب کی نیت سے رَقم دینا جسے اُردو میں خیرات کہا جاتا ہے یہ بھی صَدَقہ ہی ہے۔ اس کے علاوہ صَدَقے کی بعض صورتیں اور بھی ہیں جیسا کہ جان کا صَدَقہ دینا وغیرہ۔ اگر جان کا صَدَقہ دینا ہو تو فتاویٰ رضویہ شریف میں ہے کہ جان کے بدلے یوں جان کا صَدَقہ دیا جائے کہ حلال جانور ذَبح کر کے دے دیا جائے۔[2] لہٰذا جان

---

1 ...... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۵۸ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی۔ فتاویٰ رضویہ، ۲۶/ ۵۷۵

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۱۸۶ ماخوذاً

www.dawateislami.com

کا صَدَقہ نکالنے کے لیے بکرا یا مُرغی ذَبح کر کے دینا زیادہ اچھا ہے اور زندہ دینے میں بھی کوئی حَرَج نہیں۔ اِسی طرح رَقم، کپڑا اور اَناج وغیرہ چیزیں بھی صَدَقے میں دی جاسکتی ہیں۔ سُوال میں جو صَدَقے کی صورتیں بتائی گئیں یہ بابا جی لوگوں کے ڈھکوسلے ہوتے ہیں انہیں اِختیار کرنے سے بچنا چاہیے۔ صَدَقہ نکالنے کے لیے زندہ مُرغ پھینک دینا یا بکرے کی سِری یا پائے قبرستان کے چوراہے میں دَفن کرنا مال کو ضائع کرنا ہے اور ایسا صَدَقہ جس میں مال کو ضائع کیا جائے حرام ہے۔[1]

رہی بات پیچھے مُڑ کر نہ دیکھنے کی تو مجھے لگتا ہے کہ یہ بابا جی لوگوں پر تأثر (Impression) ڈالنے کے لیے بولتے ہوں گے کہ مُرغ پھینک دینا اور پیچھے مُڑ کر نہ دیکھنا۔ نیز یہ بھی ممکن ہے کہ بابا جی ایسی جگہ مُرغ یا بکرا پھینکوا رہے ہوں کہ جہاں پہلے سے ہی بابا جی کے بندے موجود ہوں کہ جیسے ہی بکرا یا مُرغ چھوڑا جائے وہ اسے پکڑ کر لے جائیں لہٰذا بابا جی اس خوف سے کہ اگر مُرغ یا بکرا چھوڑنے والے نے مُڑ کر دیکھ لیا تو کہیں میرا بھانڈا پھوٹ نہ جائے۔ اس لیے صَدَقہ نکالنے والے کو یہ کہہ کر خوفزدہ کر دیتے ہوں کہ پیچھے مُڑ کر نہیں دیکھنا اور اگر دیکھنے پر کچھ ہوا تو مجھے نہیں بولنا۔

بعض صورتوں میں ''مُڑ کر نہ دیکھنا'' بطورِ مُحاوَرہ بھی اِستعمال ہوتا ہے جیسا کہ یہ

مدینہ

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۰/ ۴۵۵ ماخوذاً

کہا جاتا ہے ”راہِ خُدا میں دیا تو مُڑ کر مَت دیکھو“ اِس سے مُراد یہ ہوتا ہے کہ راہِ خُدا میں دینے کے بعد یہ تمنا نہ کرو کہ مجھے واپس مِل جائے یا میں واپس لے لوں وغیرہ۔ بہر حال بابا جی جو بولتے ہیں کہ ”پیچھے مُڑ کر مَت دیکھو“ اس میں ان کی کیا حِکمت ہے مجھے معلوم نہیں اور اس سے متعلق جو باتیں میں نے ذِکر کیں یہ بطورِ تَفَنُّن کے ہیں۔

کسی پر نَفْسِیّاتی اَثر ڈالنا کیسا؟

سُوال: کسی پر نَفْسِیّاتی اَثر ڈالنا کیسا ہے؟[1]

جواب: نَفْسِیّاتی اَثر ڈالنا ہر صورت میں ناجائز نہیں ہوتا بلکہ بعض صورتوں میں جائز بھی ہوتا ہے جیسا کہ مریض کو اگر دو چار باتیں ایسی بتائی جائیں کہ جس میں اُس کا نُقصان نہ ہو اور اُن باتوں کا تعلق نَفْسِیّات سے ہو اس سے اُسے سکون ملے گا تو صحیح ہے۔ جب لوگ ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں تو اس کے گلے میں اسٹیتھو سکوپ (Stethoscope) لگا ہوتا ہے لہٰذا اگر مریض بولتا ہے کہ مجھے نَزلہ ہو رہا ہے یا کھانسی آ رہی ہے تو ڈاکٹر صاحِب اسٹیتھو سکوپ (Stethoscope) کو کان میں لگا کر مریض کے سینے اور پیٹھ پر رکھتے، مریض کا پیٹ اور پیٹھ دَباتے اور دو چار سُوالات بھی کرتے ہیں جس کے باعث مریض یہ سمجھتا ہے کہ ڈاکٹر

مدینہ

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

بہت اچھا ہے اور بڑی دیکھ بھال کر کے مجھے دَوا دے رہا ہے، حالانکہ ڈاکٹر کو پتا ہوتا ہے کہ اُس نے مریض کو کیا دَوا دینی ہے۔ مجھے تو یہ محسوس ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحبان مریض پر نَفْسِیّاتی اَثر ڈالنے کے لیے اِس طرح چیک کرتے ہوں گے۔ اِسی طرح جب دوا بن رہی ہوتی ہے تو اس دَوران اگر مریض بولے کہ ڈاکٹر صاحب مجھے یوں بھی ہوتا ہے تو ڈاکٹر صاحب دوا تو دے چکے ہوتے ہیں لٰہذا اب مریض پر مزید نَفْسِیّاتی اَثر ڈالنے کے لیے کمپاؤنڈر کو آواز دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایکوا (Aqua) کر دینا جس کے سبب مریض یہ سمجھتا ہے کہ کمپاؤنڈر کو مزید دواڈالنے کا کہا جا رہا ہے حالانکہ ایکوا (Aqua) پانی کو کہتے ہیں یعنی ڈاکٹر صاحب کمپاؤنڈر کو کہتے ہیں کہ دوا میں پانی مِلا دینا۔

نَفْسِیّاتی اَثر دِلانے والا وہ اَنداز کہ جس میں نہ تو جھوٹ ہو، نہ ہی کوئی گناہوں بھری صورت ہو اور نہ ہی اس میں مَریض کا کوئی نُقصان ہو تو ضَرورتاً ایسے اَنداز کا جائز ہونا سمجھ میں آتا ہے۔ بسا اوقات نَفْسِیّاتی گفتگو سے بہت فَوائد حاصِل ہوتے ہیں اور مریض موج میں آجاتا ہے۔ یاد رَکھیے! اگر مریض کو ڈرایا جائے مثلاً اگر اُسے کہا جائے کہ جو مَرض تمہیں ہے یہی مَرض ہمارے پڑوسی کو بھی ہوا تھا جس کے باعث وہ چار دِن میں بستر پر آگیا اور آٹھ دن بعد اُس کا جنازہ اُٹھا، اب تمہیں بھی وہی بیماری لگ گئی ہے، اب تمہارا کیا ہوگا؟ اس طرح کی باتیں کرنا گویا مریض کے لیے بلیک وارنٹ جاری کرنا ہے لٰہذا اب وہ سَنبھل

نہیں پائے گا۔ اگر مریض کو دُعائیں دی جائیں مثلاً اِس طرح کہا جائے کہ آپ کیوں گھبراتے ہیں؟ تمہارا مَرض کیا اللہ پاک کی قدرت سے باہر ہے؟ کیا تمہارا مَرض اللہ پاک ٹھیک نہیں کر سکتا؟ اللہ پاک چاہے تو دھول کی ایک چٹکی کے ذَریعے بھی تمہیں شِفا مل سکتی ہے لہٰذا تم بھی دُعا کرو اور میں بھی دُعا کروں گا اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سب بہتر ہو جائے گا۔ اِس طرح کی باتیں سُن کر مریض کو تسلی ہو گی۔ خیال رہے کہ دُعا نَفْسِیّاتی اَثر نہیں بلکہ اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ یعنی دُعا مُؤمن کا ہتھیار ہے۔[1] لہٰذا مریض کو دُعا دینی چاہیے نہ کہ اُسے ڈرانا چاہیے اور نہ ہی اُس کے سامنے اپنے چہرے سے اس طرح کا اِظہار کیا جائے کہ جس کے باعِث مریض کو یہ محسوس ہو کہ میرا مرض بڑا تَشْوِیْشناک ہے۔

ناپاک کپڑے پاک کپڑوں کو بھی ناپاک کر دیں گے

سُوال: اگر واشنگ مشین میں پاک کپڑے دُھل رہے ہوں اور ناپاک کپڑے ڈال دیئے جائیں تو کیا تمام کپڑے ناپاک ہو جائیں گے؟

جواب: جس طرح بالٹی کے پانی میں پاک اور ناپاک کپڑے ڈال دینے سے سارے کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں اِسی طرح مشین میں بھی اگر پاک کپڑوں کے ساتھ ناپاک کپڑے ڈالے جائیں گے تو سارے ناپاک ہو جائیں گے۔ لہٰذا ناپاک

مدینہ

1 ...... مستدرک حاکم، کتاب الدعاء والتکبیر والتھلیل... الخ، باب الدعاء سلاح المؤمن و عماد الدین، ۲/۱۶۲، حدیث: ۱۸۵۵ دار المعرفۃ بیروت

کپڑوں کو پہلے الگ سے پاک کر لیا جائے اور پھر میل اُتارنے کے لیے دوسرے میلے کپڑوں کے ساتھ انہیں مشین میں ڈال دیا جائے تاکہ سب اکٹھے دُھل جائیں اس میں کوئی حَرج نہیں۔[1]

”صفائی نِصف اِیمان ہے“ کی وَضاحت

سُوال: عام طور پر جب صفائی نِصف اِیمان کی بات ہوتی ہے تو خوبصورتی اور بعض صفائیاں دِکھائی جاتی ہیں تو کیا صِرف اسی صفائی کی اِسلام میں اَہمیت ہے یا کچھ اور بھی صفائی کا مفہوم ہے؟

جواب: حدیثِ پاک میں ہے: اَلطُّھُوْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ (یعنی پاکی نِصف اِیمان ہے۔)[2] اور ایک ہے نَظافت جس کے بارے میں کہا گیا: اَلنَّظَافَۃُ مِنَ الْاِیْمَانِ (یعنی نَظافت اِیمان سے ہے۔)۔ نَظافت اور طُھُوْر دونوں میں کچھ فرق ہے۔ صفائی سُتھرائی کو نَظافت اور پاک ہونے کو طُھُوْر کہا جاتا ہے۔ نَظافت اور طُھُوْر کے فرق کو یوں بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ اگر میلے کپڑوں میں نماز پڑھی تو ہو جائے گی اور اگر کپڑے ناپاک ہیں اگرچہ ناپاکی نظر نہیں آ رہی مگر اُن میں اتنی زیادہ نجاست لگی ہوئی ہے کہ جو نماز کے لیے رُکاوٹ ہے تو ایسے کپڑے پہن کر نماز

مدینہ

1 ...... مزید معلومات حاصِل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ رِسالے ”کپڑے پاک کرنے کا طریقہ“ کا مُطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... ترمذی، کتاب الدعوات، باب(ت: ٩٢)، ٣٠٨/٥، حدیث: ٣٥٢٩

پڑھنے سے نماز ہو گی ہی نہیں۔ ایسی صفائی جس میں ناپاکی نہ ہو اور نہ ہی مَیل کُچیل تو یہ تَنْظِیف ہے اور یہ سُنَّت بھی ہے۔ اگر کوئی چیز ناپاک ہے تو وہ صاف نہیں کہلائے گی اور اگر وہ ناپاک نہیں ہے اور اس پر مَیل کُچیل لگی ہوئی ہے تب بھی اُسے صاف نہیں کہا جائے گا البتہ اگر اس پر مَیل کُچیل تو ہے مگر وہ ناپاک نہیں ہے تو وہ پاک ہے۔

(**امیرِ اہلسنَّت** دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے مزید تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا:) ایک حدیثِ پاک میں اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ (یعنی پاکی نِصف اِیمان ہے۔)[1] کے اَلفاظ بھی ہیں۔ شَطْر بمعنیٰ نِصف ہوتا ہے۔ حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مُفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان نے اس کی وضاحت بھی فرمائی ہے کہ پاکی کو نِصف اِیمان کیوں کہا جاتا ہے؟ چنانچہ آپ رَحمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ظاہر یہ ہے کہ طُھُوْر سے ظاہری پاکی اور اِیمان سے عُرفی اِیمان مُراد ہے۔ چونکہ اِیمان بھی گناہوں کو مِٹاتا ہے اور وُضو بھی، لیکن اِیمان چھوٹے بڑے سارے گناہ مِٹا دیتا ہے اور وُضو صِرف چھوٹے، اس لیے اسے آدھا اِیمان فرمایا۔ اِیمان باطِن کو عیبوں سے پاک فرماتا ہے اور وُضو ظاہر کو گندگیوں سے، اور ظاہر، باطن کا گویا نِصف ہے یا اِیمان دِل کو بُرائیوں سے پاک اور خوبیوں سے آراستہ کرتا ہے اور طہارت جسم کو فقط گندگیوں سے پاک

مدینہ

1 ...... مشکاۃ المصابیح، کتاب الطھارۃ، الفصل الاول، ۱/۷۲، حدیث:۲۸۱

کرتی ہے، لہٰذا یہ نِصف ہے۔[1]

مسجد میں دھونی دینے میں اِحتیاطیں

سُوال: اگر مسجد میں دھونی دینی ہو تو اس میں کیا اِحتیاطیں کرنی ہوں گی؟

جواب: اب تو مَساجد کو خوشبودار کرنے کے لیے اسپرے کے اِسْتِعمال کا رواج ہے۔ اگر کوئی مسجد میں دھونی دینا چاہے تو اس کے لیے چند باتوں کا خیال رکھنا ہو گا مثلاً مسجد میں راکھ نہ اُڑے۔ ❁ دِیا سلائی یعنی ماچس کی تیلی مسجد میں جَلانا جائز نہیں کیونکہ اس کے بارود کی بَدبو اُڑتی ہے اور مسجد کو بَدبو سے بچانا واجِب اور خوشبودار بنانا ثواب کا کام ہے لہٰذا اتنی دور سے جَلا کر لایا جائے کہ بارود کی بَدبو مسجد میں داخِل نہ ہو۔ ❁ بعض جگہ دھونی دینے کے لیے کوئلہ بھی جَلاتے ہیں تو اگر کوئلہ بَدبو والا ہو جیسا کہ بعض کوئلوں سے بَدبو آتی ہے تو اسے مسجد میں جَلانے سے بچنا ہو گا لہٰذا اسے باہر اتنی دیر جَلالیں کہ بَدبو ختم ہو جائے۔ ❁ طوافِ کعبہ میں بعض مالدار شُیُوخ جب طواف کرتے ہیں تو ان کے آدمی عُود کی لکڑی خوشبودان میں جَلا کر رکھتے ہیں، جس سے چاروں طرف خوشبو پھیل رہی ہوتی ہے۔ ایسا کرنے سے اِحْرام والوں کے لیے آزمائش ہوتی ہے اس لیے کہ حالتِ اِحْرام میں جان بوجھ کر خوشبو سونگھنا مکروہِ تنزِیہی یعنی اچھا نہیں ہے۔ ❁ لائٹر بھی مسجد میں نہ جَلایا جائے کیونکہ اس میں پیٹرول ہونے کے سبب بَدبو

---

1 ...... مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۲۳۲

www.dawateislami.com

پیدا ہو گی۔ پیٹرول اور مٹی کے تیل والے کپڑے بھی مسجد میں نہیں لا سکتے۔ گوشت اور مچھلی والے بھی اپنے کام کے کپڑے تبدیل کر کے مسجد آئیں نیز اگر بَدن سے بَدبو آتی ہو تو اچھی طرح نہا کر بلکہ ہو سکے تو خوشبو لگا کر مسجد میں داخِل ہوں۔ ❁ اِستنجا خانے بھی ایسی جگہ پر نہ ہوں کہ ان کا دروازہ یا کھڑکی مسجد کی طرف کھلنے پر مسجد کے اندر بدبو آتی ہو۔ اگر ایسا ہے تو ان کی نئے سرے سے تعمیر کر کے دروازے یا کھڑکی کا رُخ اس طرف کیا جائے جہاں کھلنے پر بَدبو مسجد میں داخِل نہ ہو۔ ایگزاسٹ فین (Exhaust fan) بھی لگایا جا سکتا ہے لیکن بجلی جانے کی صورت میں یہ بند ہوتا رہے گا اور بَدبو آنے کا مسئلہ باقی رہے گا۔ بہر حال ایسا کوئی مُسْتَقِل اِنْتِظام کر لیا جائے کہ مسجد میں بَدبو داخِل نہ ہونے پائے۔[1]

کیا آخری وقت کی توبہ مقبول ہے؟

سُوال: اگر کسی نے اپنی زندگی کے آخری وقت میں توبہ کی تو کیا اس کی توبہ قبول ہو جائے گی؟

جواب: اگر آخری وقت سے مُراد یہ ہے کہ کسی کو پھانسی دی جا رہی ہو اور اس وقت وہ

مدینہ

1 ...... مسجد کو بدبو سے بچانے اور خوشبودار رکھنے سے متعلق مزید معلومات حاصِل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رِسالہ ”مسجدیں خوشبودار رکھیے“ کا مُطالعہ کیجئے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

توبہ کرلے تو یہ توبہ بالکل مقبول ہے چاہے توبہ گناہوں سے ہو یا کُفر سے۔ اور اگر آخری وقت سے مُراد وہ لمحات ہیں جب نَزع کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور فرشتے نظر آنے لگتے ہیں تو اس وقت گناہوں سے توبہ تو مقبول ہے لیکن کُفر سے توبہ قبول نہیں لہٰذا اس وقت اگر کوئی اِیمان لائے تو مسلمان نہیں ہو گا کیونکہ ایمان بِالْغَیْب ضَروری تھا جبکہ یہ تو آنکھوں سے دیکھ چکا۔ بہر حال مؤمن جب بھی توبہ کرے چاہے اس کی رُوح گلے میں اٹکی ہو اس وقت بھی اس کی توبہ قبول ہے۔ ہاں! یہ الگ بات ہے کہ اس وقت توبہ کا ہوش ہوتا ہے یا نہیں؟ یہ تو اللہ پاک ہی بہتر جانے۔[1]

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا تعارف اور آمد	5
قرآنِ پاک کا یاد ہو جانا معجزہ ہے	1	اپنے لیے قبر تیار رکھنا کیسا؟	7
حجرِ اَسود کس نے نَصب کیا تھا؟	3	وُضو میں مِسواک کب مستحب ہے؟	7
اچھی اور بُری دُنیا کی پہچان کا طریقہ	4	گیارھویں کا ختم دِلانا کیسا؟	7

مدینہ

1 ...... مراٰۃ المناجیح، ۳/۳۶۵ ماخوذاً

بے نمازی کے لیے وَعیدات	8	مسجد کی محراب بنانا کیسا؟	17
گلاب کی پتیوں پر پاؤں رکھنا کیسا؟	9	قضا نمازوں اور روزوں کا فِدیہ ادا کرنے کا طریقہ	18
”مِٹتے مِٹتے نام ہو ہی جائے گا“ کا مطلب	10	پاگل کتا کاٹے تو کیا اِحتیاطی تَدابیر اِختیار کی جائیں؟	20
کیا کمزور دُبلے پتلے بچے بھی بھوک سے کم کھانا کھائیں؟	12	ہر غیرِ عالم جاہِل نہیں ہوتا	20
ظہر اور عصر کی نماز میں قِراءَت آہستہ کیوں ہوتی ہے؟	14	گوشت یا زندہ مُرغ کو وار کر جنگل میں پھینکنا کیسا؟	21
حج و عمرے میں نیا اِحرام ہونا ضَروری نہیں	14	کسی پر نفسیاتی اَثر ڈالنا کیسا؟	23
چند مخصوص اَسمائے اِلٰہیہ	15	ناپاک کپڑے پاک کپڑوں کو بھی ناپاک کر دیں گے	25
سفید داغ والے کی مسجد کی حاضری اور اِمامت کا حکم	15	”صفائی نِصف اِیمان ہے“ کی وَضاحت	26
مَساجد کو آباد کرنے کا طریقہ	16	مسجد میں دھونی دینے میں اِحتیاطیں	28
سادہ اِحرام بہتر ہے یا ڈیزائن والا؟	17	کیا آخری وقت کی توبہ مقبول ہے؟	29

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نَمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''فکرِ مدینہ'' کے ذریعے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ۔ اپنی اصلاح کے لیے ''مَدَنی اِنعامات'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''مَدَنی قافلوں'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net